امتحان کیسے دیا جاتا ہے؟

مفتی ابولبابہ شاہ منصور

عربی کا مشہور مقولہ ہے: ''عندالامتحان یکرم الرجل أو یھان '' (کسی چیز کے امتحان کے وقت آدمی عزت پاتا ہے یا خوار ہوتا ہے) امتحان کے موقع پر انسان کامیاب ہوجائے تو عزت پاتا ہے اور ناکام ہو تو شرمندہ ہوتا ہے، تاہم یاد رہے کہ ہر امتحان انسان کو عزت بخشنے کا ذریعہ ہوتا ہے، شرمندگی تب ہوتی ہے جب آدمی امتحان کی تیاری نہ کرے اور اس سے نظریں چرائے۔ علمی سرگرمیوں کے امتحانات کا بھی یہی حال ہے، کچھ طلبہ محنت کر کے اس موقع پر اعزاز پاتے ہیں اور کچھ اس کی تیاری نہ کر کے شرمندگی اٹھاتے ہیں۔ بہت سے طلبہ تو امتحان کو سرے سے وبال، دردِ سر اور مصیبت گردانتے ہیں حالانکہ یہ ان کی ناسمجھی ہے۔ آیئے! ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ امتحان کیوں لیا جاتا ہے؟ اس کی تیاری کا کیا طریقہ ہے؟ اور اس میں کامیابی کس طرح حاصل کی جاتی ہے؟ اور اسے کس طرح اعزاز وافتخار کا ذریعہ بنایا جاتا ہے؟

کیا امتحانی محنت اخلاص کے منافی ہے؟...... بعض طلبہ امتحان کی محنت کو حسن نیت اور اخلاص کے منافی یا اس سے خالی سمجھتے ہیں۔ انہیں یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ امتحانات کے وقت کی گہما گہمی اور توجہ وسرگرمی امتحان کے بعد نہیں رہتی، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محنت امتحانات میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے، خالص اللہ کے رضا کے لئے نہیں ہوتی...... لیکن یہ خطرناک شیطانی وسوسہ ہے، اس کو قریب نہ آنے دیا جائے۔ بات یہ ہے کہ امتحانات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ علمی مشاغل کا اہم حصہ ہیں اور علمی پختگی ورسوخ میں معاون اور مفید ہیں۔ ان سے طالب علم میں ایک بیداری اور چستی پیدا ہوتی ہے جو علم کے حصول اور ضبط میں معاون ہے۔ کسی وقتی محرک کی وجہ سے محنت کا بڑھنا گھٹنا ایک قدرتی اور از حد ضروری ہے۔ اسے اس بات کا انتظار نہ رہے کہ امتحان کب آئے گا؟ بلکہ وہ اسباق کا آغاز ہوتے ہی امتحان کی تیاری شروع کرے اور ایک امتحان ختم ہوتے ہی اس

سے اگلے مرحلے کے لئے اسی دن سے ہی محنت شروع کردے۔ یاد رکھئے! امتحان کے دن یاد کرنے کے لئے نہیں، یاد کئے ہوئے کو دُہرا کر پختہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔

امتحان گاہ جانے سے پہلے:......امتحان گاہ میں جانے سے پہلے لکھائی کے لئے درکار تمام اشیا قلم، گتہ، مسطر اور روشنائی وغیرہ کی موجودگی کا اطمینان کرلیں تا کہ دورانِ امتحان پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ قلم میں روشنائی ڈالنے سے پہلے اسے اچھی طرح دھولیں، بسا اوقات سیاہی خشک ہونے کی وجہ سے قلم بند ہو جاتا ہے جس سے پریشانی ہوتی ہے، نیز ایک قلم کی بجائے احتیاطاً دو قلم ساتھ رکھیں۔ پرچے میں زیادہ لکیریں لگانا، نقش ونگار بنانا اور کئی رنگوں کا استعمال پرچے کو عامیانہ اور غیر سنجیدہ بنا دیتا ہے، اس سے اجتناب کریں۔ پرچے کے دائیں بائیں دونوں طرف مناسب حاشیہ چھوڑیں تا کہ جب کسی بات کا اضافہ کرنے کی ضرورت پڑے تو حاشیہ بآسانی لکھا جا سکے۔

بعض طلبہ شروع والے صفحے کے بالائی حصے پر ترچھی لکیریں لگاتے ہیں جس سے خواہ مخواہ پرچہ بدنما ہو جاتا ہے، نیز اس میں وقت اور کاغذوں کا بلاضرورت ضیاع ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ اسی طرح بعض طلبہ پرچے پر محرابیں، مینار اور دیگر نقشے بناتے ہیں جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ ان کو وقت کی کوئی پروا نہیں، نیز انہیں پرچے میں لکھنے کے لئے کچھ نہیں آتا اس لئے مختلف اشکال بنا بنا کر پرچہ بھر رہے ہیں، ایسا تاثر دینے سے احتراز کرنا چاہئے۔

جب امتحان گاہ میں داخل ہوں:......(۱)...... جب امتحان میں داخل ہوں تو سب سے پہلے یہ اطمینان کرلیں کہ آپ کے گتے، مسطر وغیرہ پر کوئی تحریر، کوئی اشارہ یا کوئی مشتبہ چیز لکھی ہوئی نہ ہو اور نہ کوئی پرچی وغیرہ جیب میں نہ ہو تا کہ نگران حضرات کو آپ کے بارے میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ہو۔

(۲)...... پرچے پر اپنا نام یا کوئی ایسا اشارہ نہ لکھیں جس سے آپ کا تعارف ہوتا ہو۔

(۳)...... پرچے کو کسی جگہ سے نہ پھاڑیں اور نہ ہی اس میں شکن ڈالیں۔

(۴)......سوال میں عبارت پر اعراب لگانے کا نہ کہا گیا ہو تو سوال کی عبارت جوابی پرچے پر نقل نہ کریں۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھنے کے بعد جواب لکھنا شروع کردیں۔ اگر پہلے سوال کا جواب لکھنا ہو تو ''جوابِ سوال اول'' اور اگر دوسرے یا تیسرے سوال کا جواب لکھنا ہو تو ''جوابِ سوالِ دوم''، ''سوم'' لکھ کر جواب شروع کریں۔

(۵)......کسی عبارت کو مٹانا ہو تو خطِ تنسیخ (X) لگا کر چھوڑ دیں۔ اس کو مٹانے کے لئے صفحہ کو سیاہی سے بھر دینا صحیح نہیں ہے۔

(۶)......کسی سے کوئی مدد یا کسی طرح کا تعاون حاصل نہ کریں، شرعاً یہ بدترین خیانت اور امتحانی قواعد کی رُو سے ایک خطرناک جرم ہے۔

(۷)......بہتر یہ ہے کہ لکھائی میں سیاہ روشنائی استعمال کی جائے، نیلی بھی استعمال کر سکتے ہیں البتہ لال رنگ کے استعمال سے احتراز کریں۔

(۸)......جوابی پرچے پر (خصوصاً وفاق المدارس کے امتحانات میں) کچھ ہدایات لکھی ہوتی ہیں انہیں غور سے پڑھیں اور کچھ خالی جگہیں ہوتی ہیں جنہیں پُر کرنا ہوتا ہے، ان کا طریقہ پہلے سے اچھی طرح معلوم کر کے جائیں اور انہیں شروع میں ہی پُر کرلیں، اس میں بے احتیاطی سے پرچے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

جب آپ سوالیہ پرچہ وصول کریں:......سوالیہ پرچہ تقسیم ہونے تک آپ جوابی کاپی کے اندر جات پُر کریں اور حاشیہ کی لکیر لگائیں، فارغ بیٹھ کر وقت ضائع نہ کریں، جب آپ سوالیہ پرچہ وصول کرلیں تو پوری توجہ سے سوالات کو اول سے آخر تک بغور دیکھیں اور یہ عمل مکرّر سہ کرّر کریں۔ پہلے ہی سوال کو آسان دیکھ کر فوراً لکھنا شروع نہ کریں، نیز جب تک سوال کے ہر جز کو اچھی طرح نہ سمجھ لیں جواب کا آغاز نہ کریں۔ بسا اوقات غلط فہمی میں جواب لکھا جاتا ہے، بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ سوال کا مطلب وہ نہیں تھا جس کے مطابق جواب لکھا گیا ہے۔ اس لئے سوالات کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد سب سے پہلے لکھنے کے لئے اس سوال کا انتخاب کریں جسے آپ تمام تفاصیل کے ساتھ اچھی طرح لکھ سکتے ہیں۔ چاہے وہ پہلا سوال ہو یا دوسرا یا تیسرا۔ البتہ عنوان میں اس بات کو واضح کریں کہ آپ کس سوال کا جواب پہلے لکھ رہے ہیں، مثلاً: اگر تیسرے سوال کا جواب سب سے پہلے لکھنا چاہتے ہیں تو عنوان یوں لکھیں: ''جوابِ سوالِ سوم'' یا عربی میں ''الجواب عن السوال الثالث'' اگر دوسرے سوال کا جواب لکھنا چاہتے ہیں تو ''جوابِ سوالِ دوم'' یا ''الجواب عن السوال الثانی'' لکھیں۔ پہلے سوال کا جواب لکھنا ہو تو ''جوابِ سوال اول'' یا ''الجواب عن السوال الاول'' لکھیں۔

آپ عنوان کیسے لکھیں؟......بعض طلبہ جواب کا عنوان لکھتے ہیں: ''الجواب الاول'' یا ''الجواب الاول عن السوال الاول'' یہ درست نہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طالب علم ایک سوال کے کئی جوابات لکھ رہا ہے حالانکہ اس کا مقصد اس سوال کی تعیین ہے جس کا جواب لکھ رہا ہے۔ جواب کا عنوان دو طرح سے لکھا جاتا ہے: اگر آپ پرچہ اُردو میں حل کر رہے ہیں تو فارسی ترکیب: ''جوابِ سوالِ اول''، ''جوابِ سوالِ دوم''، ''جوابِ سوالِ سوم'' لکھیں۔ عربی میں لکھ رہے ہیں تو الجواب عن السوال الاول/ الثانی/ الثالث لکھیں۔

بعض طلبہ عنوانات اور بیانات میں فرق اور امتیاز نہیں کرتے بلکہ عنوان کے ساتھ ساتھ اسی سطر سے جواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور مسلسل بلا کسی فاصلے کے لکھتے چلے جاتے ہیں۔ اس سے پرچہ بے رونق ہو جاتا ہے اور دیکھنے والے کے لئے اس کا سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ عنوانات، بند سازی (پیراگرافنگ) اور جملہ آدابِ تحریر کی رعایت کے ساتھ پرچہ لکھا جائے۔

سوال میں موجود شقوں کی تشریح کرتے ہوئے ہر ایک شق کے لئے ذیلی عنوان لگائیں، شقوں کی ترتیب وہی رکھیں جو سوال میں ہے۔ جواب کی تفصیل سے پہلے جواب کے اہم اور چیدہ چیدہ نکات کو ترتیب دے کر پورے جواب کو اپنے ذہن میں مکمل مرتب کریں، اس کے بعد لکھنا شروع کریں۔ کسی مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے بند سازی اور ذیلی عنوانات کا خیال رکھیں۔

جواب لکھتے وقت اپنے ذہن کو صرف اسی ایک سوال تک منحصر رکھیں جس کا جواب لکھ رہے ہیں، دیگر سوالات کے جوابات اس دوران ہرگز نہ سوچیں، اس سے لکھا جانے والا جواب متاثر ہوگا۔ کوئی بات اگر اچھی طرح ذہن میں نہیں آرہی تو جگہ چھوڑ کر اس سے اگلی شق لکھنا شروع کریں اور یاد آنے پر چھوڑی گئی جگہ میں تحریر کردیں، اگر خالی جگہ چھوڑنا بھول گئے ہیں تو حاشیہ میں لکھ دیں۔

وقتِ مقرر کا خیال رکھیں:...... مدارس کے امتحانات میں عام طور پر پرچے کے لئے تین گھنٹے اور وفاق المدارس کے امتحانات میں چار گھنٹے دیئے جاتے ہیں۔ اس مقررہ وقت کے بعد کسی کو لکھنے کی اجازت نہیں ہوتی اور نگران حضرات پرچہ وصول کرلیتے ہیں۔ اس بات کا شروع سے خیال رکھا جائے کہ وقت ختم ہونے تک تینوں سوالات کے جوابات عمدگی سے لکھے جاسکیں۔ ابتدائی جوابات میں غیر ضروری طوالت اور بلاوجہ تاخیر سے پرچے کے ادھورے رہنے اور بعض ضروری باتیں رہ جانے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔

کوشش کریں کہ سوال کے بنیادی نکات کا جواب دے دیں، اضافی نہ لکھیں، ہاں اگر کوئی ایسی اضافی بات یاد ہو جو موضوع کی توضیح سے تعلق رکھتی ہو تو اس کو درج کرسکتے ہیں۔ موضوع سے ہٹ کر کوئی بات پرچے میں نہ لکھیں، ایک چیز کو کئی بار دہرا کر نہ لکھیں۔ سوال کا کوئی شق نہ چھوڑیں، ہر شق کے لئے باقاعدہ عنوان لگا کر اس کا جواب تحریر کریں۔ تینوں سوالات کا جواب ضرور لکھیں، کچھ سوال بہت زیادہ تفصیل سے لکھنا اور کسی سوال کو بالکل چھوڑ دینا صحیح نہیں ہے۔

نظرِ ثانی:...... پرچہ ختم کرنے کے بعد اس پر نظرِ ثانی ضرور کریں، اس سے پرچے میں رہ جانے والے نقص کو دور کیا جاسکتا ہے۔ بسا اوقات بعض انتہائی اہم باتیں رہ جاتی ہیں اور بسا اوقات لفظی یا معنوی غلطی ہوتی ہے، اس کی تصحیح کے لئے پرچے پر نظرِ ثانی ضروری ہے۔ پرچے کے صفحات پر صفحہ نمبر لگائیں، پرچہ ختم کرنے کے بعد اضافی صفحات اگر ہوں تو ان کو اصل پرچے کے ساتھ مضبوطی سے جوڑ کر جمع کرائیں اور نگران حضرات کے پاس موجود کشف الحضور (حاضری رجسٹر) پر دستخط کریں، دستخط کئے بغیر امتحان گاہ سے نکلنے پر آپ غیر حاضر شمار ہوں گے۔

☆......☆......☆